بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ عید الفطر: خوشیاں بانٹیں

خطبہ کے اہم عناصر:

❀ شکرِ الٰہی ❀ خوشیاں بانٹیں ❀ ناراض بھائیوں سے صلح کیجیے ❀ غریبوں کی مدد کیجیے
❀ یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھیں ❀ فوت شدگان کے لیے دعائیں کیجیے
❀ امت مسلمہ کے مظلوم لوگوں کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى (الاعلیٰ:14-17)

برادرانِ اسلام! عید الفطر ماہِ صیام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے کا دن ہے، اسی لیے اسے خوشی ومسرّت کا دن کہا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُمّتِ مسلمہ میں اِس دن کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ عید کا لفظ ''عود'' سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ ''لوٹنا'' کے ہیں، یعنی عید ہر سال لَوٹتی ہے، اس کے لَوٹ کے آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ اور ''فطر'' کے معنیٰ ''روزہ توڑنے یا ختم کرنے'' کے ہیں۔ چوں کہ عید الفطر کے روز، روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو عباداتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، تو اِسی مناسبت سے اسے ''عید الفطر'' قرار دیا گیا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ

رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) ان کے لیے (سال میں) دو دن ہیں جن میں وہ کھیلتے کودتے ہیں تو آپ نے پوچھا: یہ دو دن کیسے ہیں؟، تو ان لوگوں نے کہا: جاہلیت میں ہم ان دونوں دنوں

میں کھیلتے کودتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمھیں ان دونوں کے عوض ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیئے ہیں: ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن۔

سنن ابی داود: 1134، قال الالبانی: صحیح

اس اعتبار سے عید الفطر مسلمانوں کے اوپر رب تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اس روز ہمیں خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔ خوشی کا اظہار انسان کیسے کر سکتا ہے؟ چند ایک باتیں آپ کے گوش گزار کی جارہی ہیں:

① اللہ کا شکر ادا کیجئے:

شکر ہے اللہ العزت ہے جس مالک حقیقی نے ہماری زندگی میں ایک بار ماہ رمضان کے بعد عید الفطر جیسی خوشی عطا فرمائی۔ یقیناً ماہ رمضان میں دنوں کا روزہ رکھنے اور راتوں کے قیام کی بدولت اللہ نے انعام کے طور پر مسلمانوں کا یہ دن عطا کیا ہے۔ اس ہم اللہ کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔

② عید کے دن خوشی کا اظہار کیجئے:

ہم لوگ عموماً عید سے مہینہ مہینہ پہلے تیاری کرنا شروع کر دیتے ہیں مگر نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد گویا ہماری عید ختم ہوجاتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ عید خوشی کا دن ہے اور خوشی کے اس دن میں خوشی کا اظہار بھی کرنا چاہیے۔ خوشی کے اظہار کے لیے اچھا لباس زیب تین کرنا اور کھیل کود کا انتظام کر لینا چاہیے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے دن ایسا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ :تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ، فَقَالَتْ : نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَيَقُولُ : دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ :حَسْبُكِ ، قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ :فَاذْهَبِي

عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ڈھال اور حراب کا کھیل دکھا رہے تھے، اب یا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا چہرہ آپ کے چہرے پر تھا (اس طرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر چلی جاؤ۔

صحیح البخاری: 2907

بھائیو! خوشی کے مواقع پر ایسی مجالس جن میں گانا بجانا، ڈانس، شراب نوشی وغیرہ نہ ہو، منعقد کرنے میں کوئی حرج نہیں، عید کے موقع پر خود رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایسا اہتمام موجود تھا جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گانے والیاں نہیں تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی باجے اور یہ عید کا دن تھا آخر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

صحیح البخاری:952

میری اسلامی ماؤں اور میری بہنوں! عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ ماہ رمضان میں صف اول کا نمازی بھی ہلال عید نکلتے ہی کچھ یوں محسوس کرواتا ہے کہ شاید وہ کسی قید سے آزاد ہو گیا ہو، جو مہینہ بھر اللہ کی معصیت کو گناہ سمجھتا تھا وہ عید کے دن گناہ کو فریشمنٹ کا نام دینے لگتا ہے اور پھر ایک دن کے لیے شراب نوشی، گانا، رقص، اختلاط مرد وزن اور بے حیائی کے سب کام جائز سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ خوشی کا تصور یہ نہیں ہے، اظہار خوشی کے نام پر یہ بے حیائی کے کام ہیں ان سے کلی اجتناب ضروری ہے۔

③ روٹھے ہوؤں کو منالیں:

میرے بھائیوں اور بہنوں!

❀ اختلافات اور لڑائی جھگڑا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، بڑی بات یہ ہے کہ ان اختلافات کو بنیاد بنا کر مہینوں بلکہ سالوں تک قطع تعلقی کر دی جائے۔ چونکہ عید اجتماعی خوشی کا دن ہے، اس میں ایک دوسرے سے گلے، شکوے وغیرہ ختم کرتے ہوئے صلح کر لیجئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن سے زیادہ ناراض رہنے کی اجازت نہیں دی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (ناراض) چھوڑے۔

❁ صلح کے لیے یہ نہ دیکھتے رہیں کہ وہ صلح میں مجھ سے پہل کرے گا تو میں اس سے صلح کروں گا، بلکہ جو شخص صلح میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین لوگوں میں ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ناراض بھائیوں کا انداز بھی بیان فرمایا:

يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ

(ناراض لوگ) ایک دوسرے کو (راہ جاتے) ملتے ہیں، سو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہوتا ہے جو سلام میں پہل کر لیتا ہے۔

صحیح البخاری:6077

④ غریبوں کی خصوصی مدد کیجئے:

عید چونکہ مسلمانوں کا اجتماعی تہوار ہے، اس لیے اسے مل جل کر ہی منانا چاہیے۔بہترین مسلمان کی علامت ہے وہ اپنے بھائیوں کی خوشی وغمی میں شریک ہوتا ہے اور ان کی غمی کو اپنا غم سمجھ کر حل کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے''۔

صحیح مسلم:2580، صحیح البخاری(6951)

❁ اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤْمِنُ الَّذِى يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِى لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ

''جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مومن سے

زیادہ ثواب حاصل کرلیتا ہے جولوگوں سے ملتا جلتا نہیں اوران کی طرف سے آنے والی تکلیف پر صبرنہیں کرتا''۔

سنن ابن ماجه:4032، الأدب المفرد(388)، قال الألباني:صحيح

⑤ یتیموں اور بیواؤں سے دل جوئی کیجئے:

بھائیو! عید کے موقع پر خاندان،عزیزوں اور تعلق داروں میں ایسے بچوں کوتلاش کیجئے گا جن کے سر سے والدین کا سایہ اٹھ چکا ہے۔ایسے یتیموں کے ساتھ وقت گزاریئے،انہیں تحائف اورعیدی دیجئے تاکہ انہیں یہ احساس تک نہ ہوکہ ہمارے والدین اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ویسے بھی یتیم کی کفالت کرنے کی توفضیلت ہی بہت زیادہ ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا

میں اوریتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو(انگلیوں)طرح ایک ساتھ ہوں گے۔

صحيح البخاری:6005

یتیم کی کفالت کرنے والے کوصرف جنت ہی نہیں ملتی بلکہ جنت میں اللہ کے رسول کی رفاقت بھی نصیب ہوتی ہے۔

❀ یتیم کے ساتھ ساتھ ایسی بیواؤں کوبھی یادرکھیں اوران کی ضروریات کا خیال رکھیں،جن کے خاوند اس دنیا کوچھوڑ کر اللہ کے پاس چلے گئے،تاکہ عید کی اس خوشی میں ایسی خواتین بھی ہمارے ساتھ شامل ہوسکیں۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ : كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ

بیوہ اورمسکین کے لیےکوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات کوقیام کرنے اوردن کوروزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

صحيح البخاری:6006

⑥ فوت شدگان سمیت مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کیجئے:

عیدالفطر کے اس خوشی کے موقع پر رشتہ داروں میں سے وہ احباب جو اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے دارالاخرۃ کی طرف جاچکے ہیں،ان کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیجئے،ان کے گناہوں کی معافی کی دعا مانگیں اوران کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں مانگیں۔کیونکہ اولاد جب اپنے والدین کے لیے دعا

کرتی ہے تو اس کا فائدہ ان کے فوت ہونے والے والدین کو ضرور ہوتا ہے۔جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَةُ فِي الْجُنَّةِ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ؟، فَيُقَالُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے اے میرے رب! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری اولاد کا تیرے لیے دعائیں کرنے کی وجہ سے (تمہیں یہ درجہ ملا ہے)۔

صحیح الجامع الصغیر: 1617

والدین اور عزیز واقارب کے ساتھ ساتھ تمام امت مسلمہ کے لیے بھی خصوصی دعا فرمائیں۔آج ہر جگہ مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔کشمیر کے لیے بطورِ خاص دعا کیجئے کہ جہاں سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک کشمیری مکمل کرفیو کی صورت میں مبتلا ہیں،ان کا کوئی والی ومددگار نہیں ہے۔اسی طرح فسلطین کی حالیہ صورت انتہائی انتہائی تشویش ناک ہے، پہلے بھی یہودی مسلمانوں کے قبلہ اول میں عبادت کرنے والوں پر ظلم وستم کرتے رہتے ہیں مگر اس بار عین نماز تراویح کی ادائیگی کے وقت حملہ کرنا اور بہت سارے مسلمانوں کو زخمی کرنا بہت پریشان کن امر ہے۔

ہم ان احباب کے لیے بظاہر کچھ نہیں کر سکتے مگر بھائیو! ان کے لیے خلوص دل سے دعا کرنے میں ہمارے اوپر کوئی پابندی نہیں۔خوشی کے اس دن میں کشمیریوں کے لیے اور فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے ضرور دعا کریئے گا کہ اللہ ان مظلوموں کے لیے کوئی صلاح الدین ایوبی اور کوئی معتصم باللہ بھیج جو کشمیر کو ہندوؤں سے اور فلسطین کو پنجۂ یہود سے بچا سکے۔

۷ شوال کے روزے رکھیں:

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ایسا ہے جیسے پورے سال کے روزے ہوں“۔

صحیح مسلم: 1164، سنن الترمذی: ۷۵۹،سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۶

❀ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں کیے ہوئے نیک اعمال قبول فرمائے اور

باقی پورا سال بھی ہمیں بڑھ چڑھ کر نیکیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے

❁ دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ غیب سے ان کی مدد فرما۔ بیماروں، محتاجوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ سب پر اپنی رحمت نازل فرمائے

❁ کرونا وائرس سے حفاظت کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ سے پوری دنیا کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور اس کے ذریعے کافروں کو تباہ و برباد فرمائے:

* اللهم اغفر لنا وللمومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات، وألف بين قلوبهم، وأصلح ذات بينهم، وانصرهم على عدوك وعدوهم، اللهم خالف بين كلمتهم، وزلزل أقدامهم، وأنزل بهم بأسك الذي لا ترده عن القوم المجرمين

* اللهم إنا نستعينك ونؤمن بك ، ونتوكل عليك ونثني عليك الخير ولا نكفرك ، اللهم إياك نعبد ، ولك نصلي ونسجد ، وإليك نسعى ونحفد ، نرجو رحمتك ونخشى عذابك ، إن عذابك الجدَّ بالكفار مُلحق

* رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغفِر لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

* رَبَّنَا لا تُزغ قُلُوبَنَا بَعدَ إِذ هَدَيتَنَا وَهَب لَنَا مِن لَدُنكَ رَحمَةً إِنَّكَ أَنتَ الوَهَّابُ

* رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَن آمِنُوا بِرَبِّكُم فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغفِر لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّر عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبرَارِ

* رَبَّنَا عَلَيكَ تَوَكَّلنَا وَإِلَيكَ أَنبنَا وَإِلَيكَ المَصِيرُ

* رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلا تُخزِنَا يَومَ القِيَامَةِ إِنَّكَ لا تُخلِفُ المِيعَادَ

* رَبَّنَا اغفِر لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسرَافَنَا فِي أَمرِنَا وَثَبِّت أَقدَامَنَا وَانصُرنَا عَلَى القَومِ الكَافِرِينَ

* رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدخِلِ النَّارَ فَقَد أَخزَيتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنصَارٍ

* رَبَّنَا اغفِر لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلمُؤمِنِينَ يَومَ يَقُومُ الحِسَابُ

* رَبَّنَا آتِنَا مِن لَدُنكَ رَحمَةً وَهَيِّئ لَنَا مِن أَمرِنَا رَشَدًا

* رَبِّ أَوزِعنِي أَن أَشكُرَ نِعمَتَكَ الَّتِي أَنعَمتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَن أَعمَلَ صَالِحًا تَرضَاهُ وَأَصلِح لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبتُ إِلَيكَ وَإِنِّي مِنَ المُسلِمِينَ

* رَبَّنَا اغفِر لَنَا وَلِإِخوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلا تَجعَل فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا

إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

* رَبَّنَا لا تَجعَلنَا فِتنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغفِر لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ

* رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

* رَبَّنَا لا تُؤَاخِذنَا إِن نَسِينَا أَو أَخطَأنَا رَبَّنَا وَلا تَحمِل عَلَينَا إِصرًا كَمَا حَمَلتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبلِنَا رَبَّنَا وَلا تُحَمِّلنَا مَا لا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعفُ عَنَّا وَاغفِر لَنَا وَارحَمنَا أَنتَ مَولانَا فَانصُرنَا عَلَى القَومِ الكَافِرِينَ

* اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

* اللهم إنا نعوذ بك من البرص والجنون والجذام وسيء الأسقام

* اللَّهُمَّ إِنَّا نعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

* اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

* اللهم فرج هم المهمومين ونفس كرب المكروبين، وأقض الدين عن المدينين، ويسر أمور المسلمين

* اللهم اجعل لنا من كل هم فرجاً، ومن كل ضيق مخرجاً، ومن كل بلاء عافية

* اللهم إنّ هذا المرض جند من جنودك تصيب به من تشاء، وتصرفه عن من تشاء

* اللهم اصرفه عنا، وعن بيوتنا، وعن أهالينا، وعن أزواجنا وديارنا وبلادنا وبلاد المسلمين، اللهم احفظنا ممن نخاف ونحذر فأنت خير الحافظين

* اللهم تقبل صيامنا. اللهم تقبل قيامنا. اللهم تقبل ركوعنا. اللهم تقبل سجودنا. اللهم تقبل دعانا.

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416